اسلامی نظام تعلیم وتربیت، سید علی حسینی خامنہ ای کے قرآنی تأملات کی روشنی میں

Islamic Education & Upbringing System in the Light of Syed Ali Hussaini Khamenei's Meditations on Holy Quran

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All copy rights are preserved.

Mohammad Saghir
Ph. D Scholar, Quran and Educational Sciences, MIU, Qum, Iran.
E-mail: sahgeermari12@gmail.com

Abstract:
The straight and clear religion of Islam has given a high and lofty status to human education and upbringing, and it can be said that the most basic goal of this perfect Islamic law is the education and upbringing of humans. Similarly, the upbringing of righteous individuals is also an important requirement for the formation of a great Islamic civilization, which cannot be achieved without a comprehensive divine, educational and upbringing system.

With this background, the issue of human education and upbringing is analyzed in alignment with Ayatollah Syed Ali Hussaini Khamenaie's meditations about Quran's teachings. In fact, he is one of the prominent and thought-provoking contemporary figures of the Islamic world, whose meditations on Holy Quran are very important for advancing the diverse collective and individual aspects of society.

The research methodology adopted in this article is descriptive, applied and analytical. In this article, the most important elements of the Islamic system of education and upbringing, such as the foundations, goals, principles and methods have been

analyzed and concrete results have been derived.

Key words: Islam, System, Education, Upbringing, Khamenaie, Holy Quran.

خلاصہ

دینِ مبین اسلام نے انسان کی تعلیم وتربیت کو بلند و بالا مقام دیا ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس کامل اسلامی شریعت کا بنیادی ترین ہدف انسانوں کی تعلیم وتربیت ہے۔ اور اسی طرح عظیم اسلامی تہذیب (تمدن) کی تشکیل کے لیے صالح افراد کی تربیت بھی اہم ضرورت ہے جس کا حصول ایک جامع الٰہی، تعلیمی وتربیتی نظام کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس پسِ منظر میں پیشِ نظر مقالہ میں آیۃ اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کے قرآنی تاملات کی روشنی میں اس موضوع کا جائزہ لیا گیا ہے۔ دراصل، آپ عالم اسلام کی ممتاز اور فکر انگیز عصری شخصیات میں سے شمار ہوتے ہیں اور آپ کے قرآنی افکار سے معاشرے کے متنوع اجتماعی اور انفرادی مسائل کے حل کے لیے استفادہ بہت ضروری ہے۔ اس مقالہ کی روش توصیفی، تطبیقی اور تحلیلی ہے۔ اس مقالہ میں اسلامی نظام تعلیم و تربیت کے اہم ترین عناصر جیسے بنیادیں، اہداف، اصول اور طریقوں (روشیں) کو بیان کیا گیا ہے اور اس حوالے سے مضبوط نتائج اخذ کیے گئے ہیں۔

کلیدی کلمات: اسلامی، نظام، تعلیم وتربیت، سید علی حسینی خامنہ ای، قرآنی افکار۔

1. مفاہیم شناسی

1) نظام کی تعریف

نظام ایک ایسا مجموعہ ہے جو مربوط عناصر کے مثبت اور منفی امور میں باہمی تعامل سے وجود میں آتا ہے اور اس کے عناصر ایک معین ہدف کے حصول کی طرف کوشاں رہتے ہیں۔[1] دوسرے الفاظ میں، نظام کی تعریف میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ ایسے باہم مربوط عناصر کا مجموعہ ہے جو یکسوئی کے ساتھ ایک مشترکہ ہدف کی طرف رواں دواں ہوں۔

2) تعلیم کی لفظی اور اصطلاحی تعریف

تعلیم مادہ (ع ل م) سے عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب تعلیم دینا یا اطلاعات منتقل کرنا ہے۔[2] اور اصطلاح میں، تعلیم سے مراد معلم کی راہنمائی میں آسان طریقے سے طالب علم کو مفاہیم اور معلومات کا منظّم انداز سے منتقل کرنا ہے۔[3]

3) حصولی علم اور شہودی علم

"حصولی" یا "کسبی" علم سے مراد وہ علم ہے جس میں معلوم کی اصل حقیقت اس کے عالم کے لیے واضح نہیں

ہوتی، بلکہ اس کے سامنے معلوم کا فقط مفہوم اور تصور ہوتا ہے۔ اس کے مقابلے میں "شہودی" علم سے مراد وہ علم ہے جو صفائے قلب اور باطنی تجربہ سے حاصل ہوتا ہے۔ اس علم کے متعلق علامہ تقی جعفری فرماتے ہیں کہ جس حقیقت تک ظاہری حواس اور عقل کی رسائی نہ ہو اُس کے ساتھ براہ راست باطنی رابطہ قائم کرنے کا نام علم شہودی ہے۔ در حقیقت، کشف و شہود اس وجدانی ادراک کا نام ہے جو حسی بصارت اور عقلی ادراک سے زیادہ مضبوط اور واضح ہوتا ہے۔[4]

4) تربیت کی لفظی اور اصطلاحی تعریف

تربیت عربی زبان کے مادے 'رب ب اور ر ب و' سے ہے جس کا مطلب، نشوونما، اضافہ پانا اور بلندی کی طرف حرکت ہے۔ اصطلاح میں تربیت، متربی (شاگرد) کی فطری صلاحیتوں اور توانائیوں کو نکھارنا اور ان کے درمیان تعادل و ہم آہنگی ایجاد کر کے مطلوبہ ہدف کی طرف مرحلہ وار راہنمائی کرنا ہے۔[5]

اسلامی تعلیم وتربیت کی تعریف

تعلیم وتربیت کا مطلب ہے علم اور بصیرت کی گہرائی کے ساتھ منتقلی، رجحانات کی رہنمائی اور تقویت، روحانی اور جسمانی جہتوں میں انسانی صلاحیتوں اور توانائیوں کی ہم آہنگی سے نشوونما اور مطلوبہ کمال تک پہنچنے کا عمل۔[6]

2. سید علی حسینی خامنہ ای

آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ولد حجۃ الاسلام والمسلمین سید جواد خامنہ ای کا تعلق ایران کے مقدس شہر مشہد سے ہے۔ آپ دینی و عقلی علوم میں فقیہ اعلم نیز سیرت آئمہ (ع) اور تاریخ و تفسیر کی روشنی میں اجتماعی موضوعات پر ید طولی رکھتے ہیں۔ سید علی خامنہ ای اس وقت ایران کے سپریم لیڈر ہیں اور دنیا میں امت اسلامی کے رہبر کے عنوان سے پہچانے جاتے ہیں قرآن کی روشنی میں آپ کے تربیتی افکار اس قدر اہمیت رکھتے ہیں کہ ان پر تحقیق کی جائے اور مختلف زبانوں میں تراجم کرکے معاشروں کی فکری و عملی تربیت کی جائے۔

3. تعلیم وتربیت کی اہمیت

اسلام کی نگاہ میں تعلیم و تربیت، در حقیقت، ایک شاگرد، سامع یا بطور کلی ایک انسان کو نئی زندگی دینے کے مترادف ہے۔ اسلام کی نگاہ میں تعلیم وتربیت کی مثال ایسے ہے کہ آپ زمین کا وہ حصہ جو بالکل خشک ہو، اُسے اتنا کھو دیں کہ اُس سے پانی چشمہ پھوٹ پڑے۔ یا آپ ایک کمزور بیج جو بظاہر بہت معمولی ہے، اُسے ایک مستعد زمین میں کاشت کریں اور اس کی اچھی طرح آبیاری کریں تاکہ اس سے ایک سرسبز پودا جنم لے سکے۔ یہ ہے حقیقی تعلیم وتربیت جس میں تمام مسائل کا حل موجود ہے۔[7] یہی وجہ ہے کہ امام خمینی علیہ رحمہ نے فرمایا: "تعلیم انبیاء کا کام ہے"۔ یہ صرف ایک دلکش نعرہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک قرآنی سچائی ہے، انبیاء کی اہم خصوصیات میں

سے ایک تعلیم کا فروغ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے: وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (2:62) اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس راستے اور ہدف کی طرف گامزن ہیں جس پر انسانی تاریخ کے بہترین لوگ گامزن رہے۔ درحقیقت، بعثت انبیاءؑ کا اصلی ہدف بھی تعلیم وتربیت ہی تھا۔ ملکی ترقی اور خوشحالی میں تعلیم عامہ کا منفرد اثر و کردار ہے۔ [8]

آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای تعلیم وتربیت کی خصوصی اہمیت کے پیش نظر اس شعبے کو ایک مستقل علم کے طور پر دیکھتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے تمام اداروں، دانشگاہوں اور علوم و مضامین نیز مراحل میں کیفیت کے ساتھ ساتھ بصیرتی اور فکری پہلوؤں کو بھی نکھارا جاسکے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے پاس حوزہ علمیہ میں تعلیم و تربیت کا الگ تخصصی شعبہ ہو جہاں ہم ماہرین کو تعلیم و تربیت کے زیور سے آراستہ کریں اور حوزہ علمیہ میں اخلاقیات اور تعلیم وتربیت کے شعبہ کو سنجیدگی سے لیا جائے تو علماء کرام معاشرے کے ہر شعبہ ہای زندگی میں اپنا فعال کردار ادا کر سکتے ہیں۔ [9]

4. نظام تعلیم وتربیت کے ارکان

نظام تعلیم وتربیت سات بنیادیں ارا کین پر مشتمل ہے جن کی اس مقالے کی بساط کے مطابق وضاحت دی جائے گی۔

جدول ا: اسلامی نظام تعلیم وتربیت کے ارکان

5. نظام تعلیم وتربیت کی بنیادیں

لفظ بنیاد کا مطلب اصل، اساس، جڑ اور کسی بھی عمارت کا وہ حصہ ہے جس پر عمارت کھڑی ہوتی ہے اور وہ حصہ

زمین کے اندر ہوتا ہے جو ظاہر میں نظر نہیں آتا لیکن کسی بھی عمارت کی اصل و اساس وہی حصہ ہوتا ہے۔ اسلامی نظام تعلیم و تربیت کی بنیادوں سے مراد، نظام کے اراکین میں سے وہ اہم رکن ہے جو شناخت کائنات، شناخت خدا، شناخت انسان، شناخت اقدار اور معرفت کے متعلق بحث کرتا ہے اور نظام تعلیم و تربیت کے دیگر اراکین جیسے اہداف، اصول، طریقے، شعبے، مراحل اور عوامل و موانع کی کی تعیین و توضیح میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[10]
اسلامی طرز تفکر کی بنیادوں کی اہمیت کے متعلق خداوند متعال قرآن میں فرماتا ہے:

أَفَمَنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَى تَقْوَى مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ أَم مَّنْ أَسَّسَ بُنْيَانَهُ عَلَىَ شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَاللّٰهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (109:9)

ترجمہ: "بھلا جس شخص نے اپنی عمارت کی بنیاد خوف خدا اور اس کی رضا طلبی پر رکھی ہو وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی ہو، چنانچہ وہ (عمارت) اسے لے کر آتش جہنم میں جا گرے؟ اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا"۔

اس مقالے کے اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے نظام تعلیم و تربیت اسلامی کی اہم ترین بنیادوں کو مختصرا زیر بحث لایا جائے گا۔

6. نظام تعلیم و تربیت کے اصول

تعلیم و تربیت کے اصول درحقیقت ان قواعد و ضوابط اور دستورات کا مجموعہ ہیں جو اپنی بنیادوں پر بھروسہ کرتے ہوئے تعلیم و تربیت کے عملی کاموں کی فکری اور انتظامی معاونت کرتے ہیں۔ نیز اساتذہ اور تربیت کاروں کے لیے راہنما اصول قرار پاتے ہیں۔[11] نظام تعلیم و تربیت کے اصول درحقیقت نظام تعلیم کے اہم ترین اہداف جیسے حیات طیبہ تک پہنچنے کے لیے زینہ بنتے ہیں۔

7. تعلیم و تربیت کے اہداف

ہدف کی جمع اہداف ہے جس کا مطلب بلند جگہ، ٹیلہ اور پہاڑ کے ہیں اور اسی طرح وہ مقام جس کی طرف نشانہ باندھا جاتا ہے۔ اور اصطلاحی تعریف کے مطابق وہ مطلوبہ وضعیت ہے جس کے حصول کے لیے معلم اور مربی آگاہانہ، شعوری اور منظّم شیڈول نیز مناسب روش کے ساتھ متعلّم (شاگرد) اور متربی کے لیے کوشش کرتے ہیں۔[12] تعلیم و تربیت کے اہداف کو تعلیم و تربیت کی بنیادوں اور اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے معین کیا جاتا ہے۔
کسی بھی نظام میں اہداف کا تعین متعلقہ افراد کے لیے سمت، انگیزے، سرعت عمل، رفتار کی جانچ پڑتال اور صلاحیات کے درمیان ہم آہنگی کا سبب بنتا ہے۔ تعلیم و تربیت اسلامی کی کتب میں اہداف تعلیم و تربیت کو مختلف پہلوؤں سے بیان کیا گیا ہے تاکہ ہر ادارہ اپنی بساط کے مطابق آسانی سے اپنے اہداف کا تعین کرسکے جیسے

۱۔الف۔ اہداف ابتدائی ب۔ اہداف متوسط ج۔اہداف غائی
۲۔ الف۔ اہداف خاص ب۔ اہداف عام
۳۔ الف۔ اہداف شخصی ب۔ اہداف اجتماعی
۴۔الف۔ اہداف دینی ب۔اہداف فرہنگی ج۔ اہداف اقتصادی د۔ اہداف سیاسی
۵۔ الف۔ اہداف کلی ب۔اہداف جزئی

8. نظام تعلیم وتربیت کے طریقے

تعلیم وتربیت کی روشوں اور طریقوں سے مراد وہ جزئی اور اختیاری دستورالعمل اور عملی رویےّ ہیں کہ مربی واستاد جن کو اہداف کے حصول کے لیے بروئے کار لاتا ہے اور ہدف کی طرف پیش قدمی، راستے کے تعین اور فعالیتوں کی انجام دہی کے لیے ان سے استفادہ کرتا ہے۔[13]

تعلیم وتربیت کی روش اور طریقے عام طور پر اصولوں اور اہداف کو مد نظر رکھ کر اختیار کئے جاتے ہیں تاکہ اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے صحیح ومشروع روشوں اور طریقوں نیز سرعت اور عمق کے ساتھ اہداف تک پہنچا جاسکے۔ تعلیم وتربیت کے ماہرین نے روشوں اور طریقوں کو مختلف انداز میں بیان اور تقسیم کیا ہے۔

۱۔ عمومی طریقے

۱۔ سوال وجواب ۲۔ قصوں اور داستانوں سے استفادہ ۳۔ اعمال کا مقایسہ ۴۔اپنے آپ کو تلقین
۵۔ تشبیہ اور تمثیل سے استفادہ ۶۔ تمہیدی (مقدماتی) طریقے ۷۔ وعظ ونصیحت

۲۔ خصوصی طریقے: اس کی آگے دو قسمیں ہیں۔

۱۔ایجادی طریقے

۱۔ اسوہ اور نمونہ ۲۔ بشارت ۳۔ تشویق ۴۔اجبار اور انذار

۲۔ اصلاحی طریقے

۱۔ تغافل (نظر انداز) ۲۔ انذار (ڈرانا دھمکانا) ۳۔ امتیازات سے محروم کرنا اور جرمانہ لگانا ۴۔ تلافی اعمال
۵۔ برے نتائج کے عواقب بیان کرنا۔ ۶۔ متوجہ کرنا، ڈانٹنا

سید علی خامنہ ای کے قرآنی تاملات میں تعلیم وتربیت کی بنیادیں

آیت اللہ خامنہ ای کی نگاہ میں تعلیم وتربیت کے نظام کی بنیادوں کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

1. شناخت الٰہی

تعلیم وتربیت اسلامی کے ماہرین نے شناخت الٰہی کی بنیاد کو کئی جزئی بنیادوں میں تقسیم کیا ہے جس میں وجود مطلق خداوند، توحید ذاتی، توحید خالقیت، توحید مالکیت، توحید ربوبیت، توحید افعالی اور اس کے علاوہ جو توحید سے متعلق

امور ہیں جس میں قضاو قدر الہی، وحدت نظام ہستی، حکمت الہی، نظام احسن، عدل الہی، ہدایت تکوینی اور تشریعی شامل ہیں توحید کی یہ بنیادیں، نظام تعلیم وتربیت اسلامی پر گہرے اثرات ڈالتی ہیں اور یہ اس صورت میں ممکن ہے جب نظام تعلیم و تربیت، ان الہی بنیادوں پر استوار ہو اور میدان عمل میں بھی نظر آئے، اس کے متعلق مقام معظم رہبری فرماتے ہیں کہ

خداپرستی اور توحید مومنین کی انفرادی اور معاشرتی زندگی کی بنیادی اساس ہے۔ اللہ ہی معبود واحد ہے، سب کچھ جاننے والا، حکمت والا، غنی، تمام جہانوں کا رب، رحم کرنے والا، ہادی ورہنما، حاکم، تنہا مالک کل کائنات اور اسی طرح عادل کامل ہے کائنات کی تخلیق، شریعت کے نزول اور سزاو جزاکے معاملات میں نیز وسعتوں والا، خامیاں دور کرنے والا، مخلوق کو رزق دینے والا، دعاؤں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ وہ مومنوں کا ولی، خدا کی راہ میں مجاہدین کا مددگار، مظلوموں کا حامی، ظالموں سے بدلہ لینے والا اور اپنے وعدے کا وفادار ہے۔[14]

سید علی حسینی خامنہ ای کا ایک ایک جملہ قرآنی آیات سے ماخوذ ہے اور درحقیقت صفات الٰہیہ کا کامل ترجمان ہے اور یہ اسلامی نظام تعلیم وتربیت کی اساس ہے اسی طرح دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ

توحید کا مطلب صرف خداپر یقین نہیں ہے۔ بلکہ توحید کا مطلب خدا پر ایمان کے ساتھ طاغوت کا انکار بھی ہے۔ یعنی ایک خدا کی عبادت اور غیر خداسے کی عبادت سے پرہیز:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْاْ إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلاَّ نَعْبُدَ إِلاَّ اللّهَ وَلاَ نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلاَ يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللّهِ فَإِن تَوَلَّوْاْ فَقُولُواْ اشْهَدُواْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ (64:3)

ترجمہ: "کہہ دیجئے، اے اہل کتاب! اس کلمے کی طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ بنائیں اور اللہ کے سوا آپس میں ایک دوسرے کو اپنا رب نہ بنائیں، پس اگر نہ مانیں تو ان سے کہہ دیجئے: گواہ رہو ہم تو مسلم ہیں"۔

خدا کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ یعنی اگر آپ بے دلیل عادات ورسوم کی پیروی کرتے ہیں تو یہ توحید کے خلاف ہے اور اسی طرح اگر آپ اللہ کی بجائے، انسانوں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ بھی ایسا ہی ہے اور اگر آپ غیر اسلامی، اجتماعی نظاموں کی پیروی کرتے ہیں تو یہ بھی ایک طرح کا شرک ہی ہے۔ دوسرے الفاظ میں انسان کے شخصی، اجتماعی، تعلیمی اور تربیتی امور میں جہاں بھی نظام الہی کی پیروی نہیں ہے ایک طرح کا شرک اور خلاف توحید ہے۔[15]

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (256:2)

ترجمہ: "پس جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ پر ایمان لے آئے، بتحقیق اس نے نہ ٹوٹنے والا مضبوط سہارا تھام لیا اور اللہ سب کچھ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے"۔

سید علی حسینی خامنہ ای کے توحیدی افکار نظام تعلیم وتربیت سمیت زندگی کے ہر شعبہ کے لیے مشعل راہ ہیں آپ توحید نظام کی پیروی کو طاغوتی نظام کے ساتھ جنگ شمار کرتے ہیں یعنی لازمہ توحید، طاغوت کا انکار ہے۔

2. انسان کی شناخت کی بنیادیں

تعلیم وتربیت کا اصلی موضوع اور مخاطب انسان ہے۔ اسی لیے نظام تعلیم وتربیت کی بنیاد رکھنے سے پہلے انسان کی صحیح شناخت بہت ضروری ہے تاکہ اہداف کے حصول میں آسانی ہو لہٰذا انسان کی شناخت کی بنیادوں سے مراد وہ موضوعات ہیں جن پر انسانی وجود کی حقیقت، مقام اور تربیتی عمل میں تاثیر گذاری اور تاثیر پذیری پر بحث ہوتی ہے۔[16] ماہرین تربیت نے شناخت انسان کی کئی جزئی بنیادیں ذکر کی ہیں جن میں انسان مرکب روح و بدن، حقیقت روح، ارادہ و اختیار، انسان کمال طلب، خدا کی بندگی، تاثیر پذیری و تاثیر گذاری، عقل مندی انسان، محبت محوری، انسان اجتماعی اور کرامت انسان جیسی اہم بنیادیں شامل ہیں۔[17] سید علی حسینی خامنہ ای شناخت انسان کے متعلق فرماتے ہیں کہ انسان کی تخلیق کا مقصد خدا کی معرفت اور عبادت ہے اور اسی مقصد کی روشنی میں وہ قرب الٰہی اور مقام خلافت حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (56:51)

ترجمہ: "اور میں نے جن وانس کو خلق نہیں کیا مگر یہ کہ وہ میری عبادت کریں"۔

انسان اپنی حقیقت اور فطری پہلوؤں کے اعتبار سے جسم اور روح کا مجموعہ ہے اور انسان کی شفاف فطرت درحقیقت نفخہ الٰہی ہے۔ یہ کریمانہ پہلو اپنے اندر خدا پرستی، پرہیزگاری، کمال پرستی، سچائی، خیر خواہی، جمال پرستی، انصاف پسندی، آزادی پسندی جیسی دیگر کمالیہ صفات کا حامل ہے۔ انسان کا مادی پہلو اس کی مختلف مادی ضروریات کا سرچشمہ ہے۔ انسان ان دو قسم کی مادی اور معنوی ضروریات کے تقاضوں اور ان کے معقول اور متوازن ادراک کے درمیان جدوجہد میں کمالات کی طرف سفر کرتا ہے۔ انسان کا کمال اور سعادت اجباری نہیں بلکہ اختیاری اور کسبی ہے جس کے ذریعے انسان، صحیح انتخاب، خدائی رہنمائی سے تمسک اور صحیح فکری نشوونما کے ساتھ کمال کے آخری درجے تک پہنچ سکتا ہے۔[18]

آیات کے ذریعے تطبیق

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ (15:35)

ترجمہ: "اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز، لائق ستائش ہے۔"

نیز ارشاد ہوا: إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا (3:76)

ترجمہ: "ہم نے اسے راستے کی ہدایت کر دی ہے خواہ شکر گزار بنے اور خواہ ناشکرا"

دراصل، انسان روح و بدن کا مجموعہ ہے لہٰذا نظام تعلیم و تربیت میں دونوں پہلوؤں اور دونوں کی ضرورتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے: فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ (29:15) ترجمہ: "پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا پھر ہم نے اسے ایک دوسری مخلوق بنا دیا، پس بابرکت ہے وہ اللہ جو سب سے بہترین خالق ہے۔" ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے: فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (14:23) ترجمہ: "پھر جب میں اس کی تخلیق مکمل کر لوں اور اس میں اپنی روح میں سے پھونک دوں تو تم سب اس کے آگے سجدہ ریز ہو جاؤ"۔

ایک طرف انسان اپنی فطری ترقی اور بقا کے لیے فقیر الی اللہ یعنی خداوند متعال کی ذات کا محتاج ہے اور دوسری طرف صاحب ارادہ اور اختیار ہے لہٰذا نظام تعلیم و تربیت اسلامی میں انسان کی الٰہی ضرورتوں اور آزادی و اختیار کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

3. شناخت اقدار

اردو میں لفظ قدر وزن، مقدار، قیمتی چیز اور عزت و عظمت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور اصطلاح میں وہ مطلوب عناصر یا اشیاء جن کی حد بندی دین، عقل اور انسان کی فطرت سلیم کرتی ہے کو اقدار کہا جاتا ہے۔ نظام تعلیم و تربیت کی بنیادوں میں شناخت اقدار سے مراد وہ ابحاث جو اقدار کی انواع، حدود، منبع، حقیقی یا غیر حقیقی، ثابت اور متغیر نیز مطلق اور نسبی ہونے کی وضاحت کرتی ہیں۔[19]

اقدار کی جڑیں حقائق عالم میں عیاں ہیں اور ان کے اصول ثابت، مطلق اور آفاقی ہیں۔ اقدار کے اصولوں کو عقل اور فطرت کے ذریعے ثابت اور اس کی تفصیلات کتاب خدا اور سنت کے ذریعے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ اقدار درحقیقت خدا، خود انسان اور دیگر مخلوقات کے ساتھ انسانی رابطے کی کیفیت کو بیان کرتی ہیں۔ اقدار کا ادراک اور ان پر عمل دنیاوی ترقی اور آخرت میں سعادت کا باعث بنتا ہے۔[20]

سید علی حسینی خامنہ ای کی نظر میں تعلیم و تربیت کے اہم اصول

ا۔ فطرت محوری

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (30:30)

ترجمہ: "پس (اے نبی) یکسو ہو کر اپنا رخ دین (خدا) کی طرف مرکوز رکھیں، (یعنی) اللہ کی اس فطرت کی طرف

جس پر اس نے سب انسانوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی تخلیق میں تبدیلی نہیں ہے، یہی محکم دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"۔

تعلیم وتربیت میں انسانی فطرت کو محور قرار دینے کے حوالے سے آیۃ اللہ سید علی حسینی خامنہ ای فرماتے ہیں: "بچے کی صحت اور پاکیزگی کے اعتبار سے ہمیں ایک انسانی مولود کو فطری طور پر پاکیزہ جاننا چاہیے اور ہماری تمام تر کوشش اس کی صحت اور پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لیے ہونی چاہیے۔ یہ سب سے زیادہ اہم ہے جو ہم بچوں کے لیے کر سکتے ہیں۔ بچے کی شخصیت کی نشوونما میں زندگی کے پہلے چھ سال بہت اہم ہوتے ہیں جن میں منطقی اور لسانی صلاحیتوں کی نشوونما، جذباتی توازن اور اجتماعی روابط قائم کرنے کی صلاحیت شامل ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے، ہائی اسکول کے اختتام پر ایک نوجوان کی نصف سے زیادہ کامیابیاں سکول میں داخل ہونے سے پہلے کے سالوں کی ہیں۔ لہٰذا نظام تعلیم وتربیت کی ایک اہم ذمہ داری، متربی کے فطری امور کی سلامتی اور آخر تک حفاظت ہے۔"[21]

۲۔ تربیت روحانی

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ (69:29) ترجمہ: "اور جو ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم انہیں ضرور اپنے راستے کی ہدایت کریں گے اور بتحقیق اللہ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

ہر انسان میں ایک لطیف معنوی پہلو موجود ہوتا ہے۔ ہر انسان جہاں مختلف فطری صلاحیتوں کا مجموعہ ہے وہاں اس کے اندر انتہائی لطیف معنوی میلانات بھی ہوتے ہیں جو نوجوانی میں زیادہ قوی اور شفاف ہوتے ہیں۔ اگر ہم انسان اس معنوی میلان اور پہلو کو اپنے اندر مضبوط کر لیں تو یہ ہمارے باقی میلانات کی بھی رہنمائی کرے گا۔ جب آپ دنیا میں برے لوگوں کو دیکھتے ہیں تو ان میں سے بعض ظالم وسفاک، پیسہ پرست، یا ہوس پرست و شکم پرست ہیں در حقیقت یہ وہ لوگ ہیں جن پر معنوی کی بجائے مادی میلانات غالب آ گئے ہیں۔ ان افراد نے اپنے معنوی پہلو کی طرف توجہ نہیں کی جس کی وجہ سے مادی پہلو معنوی میلانات پر غالب آگئے ہیں اور یہ ظالم افراد دائرہ انسانیت سے خارج ہو گئے ہیں لہٰذا حصول علم کے دوران معنوی تربیت کی طرف توجہ بہت ضروری ہے:[22]

۳۔ استاد تربیت محور

يَرْفَعِ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ۚ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (11:58)

ترجمہ: "تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے اور وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا ہے ان کے درجات کو اللہ بلند فرمائے گا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خوب باخبر ہے۔"

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (159:3)

ترجمہ: "(اے رسول) یہ مہر الٰہی ہے کہ آپ ان کے لیے نرم مزاج واقع ہوئے اور اگر آپ تندخو اور

سنگدل ہوتے تو یہ لوگ آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔"

سید علی حسینی خامنہ ای استاد کے متعلق فرماتے ہیں کہ: "ایک استاد در حقیقت اپنے شاگرد پر لیکچر سے زیادہ اپنی شخصیت سے اثر انداز ہوتا ہے۔ ایک عقلمند، باشعور، خود پر قابو رکھنے والا، موثر، مستقبل کے لیے پُر امید اور گروہی کام کی خو رکھنے والا استاد اپنے شاگرد کو بھی انہیں صفات سے ثمر آور کرتا ہے۔ لیکن سخت مزاج اور بے حوصلہ استاد چاہے درس جو بھی ہو اپنے شاگرد پر اسی طرح کا اثر ڈالتا ہے۔ اس لیے تعلیم وتربیت میں استاد کو اہمیت دینا، اسلامی نظام میں ایک اہم اور اولین درجے کا اصول ہے۔"[23]

۴۔ تعلیم تفکر محور

سید علی حسینی خامنہ ای تعلیم تفکر محور کے متعلق فرماتے ہیں کہ: "اگر ہم تعلیم کو وسیع معنوں میں لیں تو اس میں یہ تین شعبے شامل ہیں: ایک تعلیم دینا، دوسرا جو زیادہ اہمیت کا حامل ہے وہ طرز تفکر یعنی شاگرد کو ایک مفکر بنانا ہے اور تیسرا، اخلاق و عمل کی تعلیم دینا ہے۔ کیونکہ اگر شاگرد کے اندر غور و فکر کی صلاحیت پیدا ہو جائے تو وہ اہم ترین علمی مسائل کو حل کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ ہمارے بچے کو سوچنا اور فکر کرنا سیکھنا چاہیے درست سوچ، منطقی سوچ اور صحیح سوچنے اور اعلی تفکر کی طرف اس کی رہنمائی کی جانی چاہیے کیونکہ سطحی تعلیم اور سطحی سوچ و نظریات، معاشرتی زندگی کو زمین بوس کر دیتے ہیں اور معاشرے صدیوں تک بد بختی کا شکار رہتے ہیں پس راہ حل یہ ہے کہ معاشروں میں صحیح طرز فکر کی بنیاد ڈالنی چاہیے۔"[24]

قرآن کریم، فکر کے بارے میں اس طرح فرماتا ہے۔

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىَ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذا بَاطِلاً سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: "(صاحبان عقل) جو اٹھتے بیٹھتے اور اپنی کروٹوں پر لیٹتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں، (اور کہتے ہیں:) ہمارے رب! یہ سب کچھ تو نے بے حکمت نہیں بنایا، تیری ذات (ہر عبث سے) پاک ہے، پس ہمیں عذاب جہنم سے بچالے"۔

قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُم بِوَاحِدَةٍ أَن تَقُومُوا لِلَّهِ مَثْنَى وَفُرَادَى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا مَا بِصَاحِبِكُم مِّن جِنَّةٍ إِنْ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُم بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ (46:34)

ترجمہ: "کہہ دیجئے: میں تمہیں ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے اٹھ کھڑے ہو ایک ایک اور دو دو کر کے پھر سوچو کہ تمہارے ساتھی میں جنون کی کوئی بات نہیں ہے، وہ تو تمہیں ایک شدید عذاب سے پہلے خبردار کرنے والا ہے"۔

۵۔ شاگرد کی تکریم

سید علی حسینی خامنہ ای شاگرد کی تکریم کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اسلام کے مطابق جس طرح استاد، محترم ہے، اسی طرح طالب علم کا بھی احترام ہونا چاہیے۔ طالب علم کی بھی عزت ہونی چاہیے۔ طالب علم کی توہین نہ کی جائے۔ طالب علم کی تکریم کا تربیت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ تَوَاضَعُوا لِمَنْ تَتَعَلَّمُونَ مِنْهُ وَ تَوَاضَعُوا لِمَنْ تُعَلِّمُونَ: جس سے تم سیکھتے ہو اس کے سامنے عاجزی کرو اور جس کو تم سکھاتے ہو اس کے سامنے بھی فروتنی کرو۔ اسی طرح جبر کی دو قسمیں ہیں: جبر سیاسی اور جبر تعلیمی لہٰذا علمی جابر اور عالم جابر مت بنو عین فرعون کی طرح۔ میں نے کئی سال پہلے، شاید 40، 45 سال پہلے ملک کی کسی یونیورسٹی میں ایسے پروفیسر کو دیکھا تھا، جو اپنے طلباء کے ساتھ فرعونیت کی طرح بات کرتا، پڑھاتا اور برتاؤ کرتا تھا۔ بلکہ استاد کو ایک شفیق باپ کی طرح اپنے شاگرد کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔ یہ ممکن ہے کہ استاد کسی وقت شاگرد کے ساتھ تھوڑی سختی کرے لیکن اس سختی کا مطلب توہین و تحقیر نہیں ہے۔ ہر صورت میں شاگرد کا اکرام واحترام ہونا چاہیے۔[25]

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا (70:17)

ترجمہ: "اور بتحقیق ہم نے اولاد آدم کو عزت و تکریم سے نوازا اور ہم نے انہیں خشکی اور سمندر میں سواری دی اور انہیں پاکیزہ چیزوں سے روزی عطا کی اور اپنی بہت سی مخلوقات پر انہیں بڑی فضیلت دی۔"

۶۔ سیر حس عاطفی شاگرد

شاگردوں کے عاطفی جذبات کی قدردانی اور سیر تربیت کے اہم اصولوں میں سے ہے کیونکہ عاطفہ اور مہر و محبت انسان کے فطری تقاضوں میں سے ہے اسی لیے مربی کو ان عواطف اور ان کے درمیان تعادل کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ متربی ہر لحاظ سے صحیح و سالم اپنے اہداف کی طرف گامزن رہے اور احساس کمتری نیز نفسیاتی مسائل کا شکار نہ ہو۔ اس سلسلے میں سید علی حسینی خامنہ ای فرماتے ہیں کہ:

عورت کے اہم فرائض میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اپنے بچے کی عواطف اور محبت بھرے احساسات و جذبات کے ساتھ پرورش کرے۔ بچے کے ساتھ دلداری، دقیق سرپرستی سمیت اس طرح معاشرے کے لیے آمادہ کرے کہ یہ انسان۔ خواہ لڑکی ہو یا لڑکا جب وہ بڑا ہو تو روحانی طور پر ایک صحت مند انسان ہو، بغیر پیچیدگیوں کے، بغیر کسی پریشانی اور احساس ذلت نیز مصائب و آفات کے کہ جس سے آج یورپ اور

امریکہ میں مغرب کی نوجوان اور نوعمر نسلیں دوچار ہیں سے آزاد ہو۔

سامعین کے ذہن کی گہری تہوں پر اپنا اثر ڈالیں اور فقط اس پر مطمئن نہ ہوں کہ اس کے جذبات واحساسات آپ نے اپنی طرف جلب کر لیے ہیں۔ نہیں بلکہ ذہن کی ان گہری تہوں پر اثر ڈالنے کی کوشش کریں تاکہ زندگی کے مختلف نشیب وفراز میں یہ اثر زائل نہ ہو۔ مہر وعاطفہ کی نسبت خداوند متعال نے اپنی طرف دی ہے یعنی یہ فطری ہے قرآن میں آیا ہے کہ: إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا (96:19) ترجمہ: "جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں ان کے لیے رحمٰن عنقریب دلوں میں محبت پیدا کرے گا"۔

وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعًا وَلاَ تَفَرَّقُواْ وَاذْكُرُواْ نِعْمَتَ اللّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ (103:3)

ترجمہ: "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو اور تم اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اور اس کی نعمت سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ گئے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا، اس طرح اللہ اپنی آیات کھول کر تمہارے لیے بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت حاصل کرو"۔

۷۔ تعلیم قرآن

سید علی حسینی خامنہ ای تعلیم اور تفکر قرآن پر بہت زور دیتے ہیں آپ بچے کی اوائل عمر یعنی کم سنی سے ہی تعلیم، تفکر اور حفظ قرآن پر تاکید کرتے ہیں، لہٰذا آپ کی نظر میں تعلیم اداروں کے اندر یہ تین امور تسلسل سے انجام دیئے جانے چاہییں۔ آپ نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے قرآن سیکھنے والے نوجوانو، آپ جان لیں کہ آپ زندگی بھر کے لیے فہم وفراست کا ایک اہم ذخیرہ فراہم کر رہے ہیں۔ یہ بہت قیمتی سرمایہ ہے۔ ممکن ہے چھوٹی عمر میں آپ قرآن کی آیات سے گہرے معانی اور علم کے موتی نہ نکال سکیں یا آپ صرف سطحی باتیں اور تھوڑی سی معلومات پر ہی اکتفا کریں۔ لیکن جیسے جیسے آپ کی علمی سطح بڑھتی جائے اور علم ومعرفت میں اضافہ ہوتا جائے گا اس وقت آپ قرآن کی ان آیات سے زیادہ استفادہ کریں گے جو آپ کے حافظے اور ذہن میں ہیں لہٰذا انسانی ذہن میں قرآنی آیات کی موجودگی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔[26]

لَقَدْ مَنَّ اللّهُ عَلَى الْمُؤمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولاً مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُواْ عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُواْ مِن قَبْلُ لَفِي ضَلاَلٍ مُّبِينٍ (164:3)

ترجمہ: "ایمان والوں پر اللہ نے بڑا احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور انہیں پاکیزہ کرتا اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جب کہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے"۔

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ (29:38)

ترجمہ: "یہ ایک ایسی بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں تدبر کریں اور صاحبان عقل اس سے نصیحت حاصل کریں"۔

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ لَطِيفًا خَبِيرًا (34:33)

ترجمہ: "اور اللہ کی ان آیات اور حکمت کو یاد رکھو جن کی تمہارے گھروں میں تلاوت ہوتی ہے، اللہ یقینا بڑا باریک بین، خوب باخبر ہے۔"

جدول ۲: تعلیم وتربیت کے اصول

سید علی حسینی خامنہ ای کی نظر میں نظام تعلیم وتربیت اہم کے اہداف

سید علی حسینی خامنہ ای اہداف کی بحث میں فرماتے ہیں کہ:

"ترقی کے آرمانی اسلامی ماڈل کی بنیادی اقدار زمان و مکان کی قید سے بالاتر ہیں۔ ان اقدار میں سب سے بنیادی قدر خلافت الٰہیہ اور حیات طیبہ ہے۔ سب سے اہم اقدار جو حیات طیبہ کو تشکیل دیتی ہیں وہ حقائق کا علم، غیب پر ایمان، جسمانی اور ذہنی صحت، ہم نوع انسانوں کے ساتھ رواداری، مسلمان بھائیوں کے ساتھ اخوت و بھائی چارہ، پوری طاقت اور اقتدار کے ساتھ دشمنوں کا مقابلہ، قدرتی وسائل

کی عادلانہ تقسیم اور استفادہ، عقل محور تفکر اور سوچ، آزادی مسؤلیت پذیر، سماجی نظم وضبط اور قانون کی حکمرانی، عدالت محوری، باہمی تعاون، ذمہ داری کا مظاہرہ، ایمانداری، خود کفالت کا حصول، سلامتی اور فراوانی ہے۔"[27]

آیات سے استناد

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً (30:2)

ترجمہ: " اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایک خلیفہ (نائب) بنانے والا ہوں"۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (97:16)

ترجمہ: "جو نیک عمل کرے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو ہم اسے پاکیزہ زندگی ضرور عطا کریں گے اور ان کے بہترین اعمال کی جزا میں ہم انہیں اجر (بھی) ضرور دیں گے"۔

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ

ترجمہ: " مومنین تو بس آپس میں بھائی بھائی ہیں، لہٰذا تم لوگ اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (8:5)

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کے لیے بھرپور قیام کرنے والے اور انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤاور کسی قوم کی دشمنی تمہاری بے انصافی کا سبب نہ بنے، (ہر حال میں) عدل کرو! یہی تقویٰ کے قریب ترین ہے اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے"۔

سید علی حسینی خامنہ ای نے ایک مختصر پیراگراف میں حیات انسانی کے اہداف کا خلاصہ کر دیا ہے۔ خلافت الٰہیہ اور حیات طیبہ نظام تعلیم و تربیت کے اہم ترین اور بلند ترین اہداف ہیں، اسی طرح عدالت اجتماعی اور تزکیہ نفس وغیرہ کا شمار درمیانی اہداف جب کہ آپسی تعلقات اور اداراتی نظم و بہترین نظام تعلیم و تربیت کا شمار ابتدائی اور آلی اہداف میں ہوتا ہے۔

اس مقالے میں طوالت سے بچنے کے لیے فقط عناوین کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے اور مزید تفصیل کے حصول کے لیے متعلقہ کتابوں کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ آیت اللہ خامنہ ای کی نظر میں نظام تعلیم و تربیت کے جزئی اہداف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ ایمان اور معنویت کی تقویت

۲۔ انسان عاقل و صاحب خرد کی تربیت

۳۔ انگیزہ اور علمی صلاحیت کو فروغ دینا

۴۔ استقامت اور پائداری کے جذبے کو مضبوط کرنا

۵۔ بصیرت اور فکر کو مضبوط کرنا

۶۔ خود اعتمادی کو مضبوط کرنا

۷۔ امید اور فتح کے جذبے کو مضبوط کرنا

۸۔ باہمی اتحاد اور وحدت کے افکار کی نشو و نما

۹۔ انقلابی انسان کی تربیت

سید علی حسینی خامنہ ای کی نظر میں تعلیم وتربیت کے طریقے

سید علی حسینی خامنہ ای فرماتے ہیں کہ

روش تعلیم اس طرح ہونی چاہیے کہ وہ باقاعدہ ذہن سازی کرے، دماغ کو فعال اور متحرک رکھے اور اس سے بھی بڑھ کر سیکھنے والے کے دل میں علم کے حصول کا جذبہ اور شوق پیدا کرے۔[28]

اگرچہ سید علی حسینی خامنہ ای کے بیانات میں تعلیم وتربیت کے اہداف تک پہنچنے کے لیے متعدد طریقے اور روشیں بیان ہوئی ہیں لیکن ہم اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے چند ایک اہم روشوں کو سپرد قلم کریں گے۔

۱۔ اسوہ اور نمونہ عمل

انسان فطری طور پر مقلد ہے یعنی اپنے اعمال میں دوسروں کی نقل کرتا ہے اور یہ تقلید اور نقل بچپن اور طالب علمی کے زمانے میں زیادہ تاثیر گزار ہوتی ہے۔ اسی لیے استاد کی فضیلت اسلام میں زیادہ ہے کیونکہ انسان کے فطری پہلو اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ استاد، شاگرد کے لیے نمونہ عمل بنے اور اسی طرح انبیاؑ اور آئمہ اہلبیتؑ جیسی معصوم ہستیوں کو زندگی کے ہر عمل میں اسوہ قرار دیا گیا ہے تاکہ انسان اپنے اعمال میں خطا سے بچ سکے۔ سید علی حسینی خامنہ ای اساتذہ کو بہ عنوان اسوہ، مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"کلاس روم میں آپ کے سامنے بیٹھا یہ نوجوان یا بچہ آپ کے مکمل اختیار میں ہے۔ آپ اسے اپنی گفتار، کردار اور رویے سے ایک با اعتماد و مفید شخص بنا سکتے ہیں۔ آپ اسے امید دے سکتے ہیں۔ آپ اس کو میدان عمل کا شاہکار بنا سکتے ہیں۔ آپ اسے اپنے مذہب کی روح کے ساتھ کاملا ہم آہنگ کر سکتے ہیں جس کا وہ مستحق ہے۔ آپ اسے ایک ہوشیار، محنتی، سماجی شخص بنا سکتے ہیں جو کمیونٹی اور معاشرے کے مفادات کا امین ہو۔ آپ اس میں جدت واختراع کی روح کو زندہ کر سکتے ہیں۔"[29]

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيرًا (21:33)

ترجمہ: "بتحقیق تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت کی امید رکھتا ہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو"۔

فَبَعَثَ اللّهُ غُرَابًا يَبْحَثُ فِي الأَرْضِ لِيُرِيَهُ كَيْفَ يُوَارِي سَوْءَةَ أَخِيهِ قَالَ يَا وَيْلَتَا أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَـذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ (31:5)

ترجمہ: "پھر اللہ نے ایک کوے کو بھیجا جو زمین کھودنے لگا تاکہ اسے دکھا دے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے، کہنے لگا: افسوس مجھ پر کہ میں اس کوے کے برابر بھی نہ ہو سکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا، پس اس کے بعد اسے بڑی ندامت ہوئی"۔

۲۔ علمی روشوں سے استفادہ

علمی روشوں سے مراد شاگرد کو مسئلہ محور تحقیق اور اس کے ذہن کو علمی سیر کا عادی بنانا ہے جیسے ایک دانشمند کسی موضوع پر ایک فنی سوال بناتا ہے اور پھر اس پر غور و تحقیق کے بعد اس کو کئی جزئی سوالات میں تبدیل کرتا ہے اور پھر ہر جزئی سوال کا جواب مختلف روشوں کے ذریعے تلاش کرتا ہے لہٰذا اگرچہ روش تدریس اور روش تحقیق میں تھوڑا فرق ہوتا ہے لیکن یہ امکان ہے کہ روش تحقیق میں کچھ جزوی تبدیلیاں کرکے اس طرح اجرا کیا جائے جو تدریس کے ساتھ بھی ہم آہنگ ہو جائے۔ علمی انگیزہ اور تحقیقی مہارتیں اسی طرح تحقیقی اور تحلیلی عمل سے وجود میں آتے ہیں۔[30]

خداوند متعال کی تخلیقات اور طبیعی قوانین پر تسلط حاصل کرکے انسان خدا پر یقین کے ساتھ دنیا پر اپنی برتری بھی ثابت کر سکتا ہے البتہ یہ برتری فقط الٰہی اہداف کے راستے میں تحقیق پذیر ہونی چاہیے جیسا کہ خداوند متعال قرآن میں تحقیق کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ: قُلِ انظُرُواْ مَاذَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَا تُغْنِي الآيَاتُ وَالنُّذُرُ عَن قَوْمٍ لاَّ يُؤْمِنُونَ (101:10) ترجمہ: "کہہ دیجئے: آسمانوں اور زمین میں نظر ڈالو کہ ان میں کیا کیا چیزیں ہیں اور جو قوم ایمان لانا ہی نہ چاہتی ہو اس کے لیے آیات اور تنبیہیں کچھ کام نہیں دیتیں۔"

وَكَذَلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَلِيَكُونَ مِنَ الْمُوقِنِينَ (75:6)

ترجمہ: "اور اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کا (نظام) حکومت دکھاتے تھے تاکہ وہ اہل یقین میں سے ہو جائیں۔"

۳۔ مسوٴلیت دہی اور تربیت عملی

شاگردوں کی عملی تربیت کے لیے ان کو مسوٴلیتیں دینا چاہیے ان کے اوپر بوجھ ڈالنا چاہیے تاکہ وہ عملی زندگی میں

ذمہ دار اور مسوٴلیت پذیر بن سکیں اور اسی طرح اس کام سے ان کی صلاحیتوں اور خلاقیت کی حس میں بھی اضافہ ہو گا۔ سید علی حسینی خامنہ ای اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

ایک نوجوان بعض اوقات اپنے ارد گرد یعنی کلاس، استاد اور یہاں تک کہ پورے ادارے اور یونیورسٹی کو بھی اپنی روحانی شخصیت کے زیر اثر لا سکتا ہے۔ یقیناً یہ اہم کام سیاسی چالاکیوں سے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ فقط روحانیت و معنویت کے ساتھ ہی حاصل کیا جا سکتا ہے، یہ پاکیزگی کے ساتھ حاصل ہوتا ہے، یہ خدا کے ساتھ مضبوط تعلق سے حاصل ہوتا ہے۔ میرے عزیزو! خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو سنجیدگی سے لیں۔[31]

نوجوانوں کو لانا، انہیں دین کی ترغیب کے ساتھ میدان عمل میں وارد کرنا، انہیں ذمہ داری (مسوٴلیت) سونپنا، ان پر اعتماد کرنا، یہ اب ایک نمونہ عمل بن چکا ہے اور اس ماڈل کو بہت سے ممالک میں ہمارے دوستوں نے کامیابی کے ساتھ لاگو کرکے بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اور پھر دشمنوں نے [بھی] بیٹھ کر اس کے خلاف منصوبہ بندی کی ہے۔[32]

قَالُوا مَن فَعَلَ هَذَا بِآلِهَتِنَا إِنَّهُ لَمِنَ الظَّالِمِينَo قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُo قَالُوا فَأْتُوا بِهِ عَلَى أَعْيُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَشْهَدُونَ (21: 59،60،61)

ترجمہ: "وہ کہنے لگے: جس نے ہمارے معبودوں کا یہ حال کیا ہے یقیناً وہ ظالموں میں سے ہے۔ کچھ نے کہا: ہم نے ایک جوان کو ان بتوں کا (برے الفاظ میں) ذکر کرتے ہوئے سنا ہے جسے ابراہیم کہتے ہیں۔ کہنے لگے: اسے سب کے سامنے پیش کرو تاکہ لوگ اسے دیکھ لیں۔"

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُم بِالْحَقِّ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًىo وَرَبَطْنَا عَلَى قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا فَقَالُوا رَبُّنَا رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَن نَّدْعُوَاْ مِن دُونِهِ إِلَهًا لَّقَدْ قُلْنَا إِذًا شَطَطًا (18: 13،14)

ترجمہ: "ہم آپ کو ان کا حقیقی واقعہ سناتے ہیں، وہ کئی جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لے آئے تھے اور ہم نے انہیں مزید ہدایت دی۔ اور جب وہ اٹھ کھڑے ہوئے تو ہم نے ان کے دلوں کو مضبوط کیا پس انہوں نے کہا: ہمارا رب تو وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا کسی اور معبود کو ہرگز نہیں پکاریں گے، (اگر ہم ایسا کریں) تو ہماری یہ بالکل نامعقول بات ہو گی۔"

۴۔ قصّے اور کہانیاں

سید علی حسینی خامنہ ای اچھی کہانیوں کے تربیتی عمل پر تاثیر کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

کہانی سنانا بہت اچھا فن ہے۔ اچھی کہانیاں بچوں کے کردار کی تعمیر کرتی ہیں۔ آج جب ہم ان پرانی

کہانیوں کا جائزہ لیتے ہیں جو ہم نے اپنی ماں سے، اپنی نانی سے یا کسی اور بوڑھی خاتون سے سنی تھیں، تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں کتنی حکمت ہے! انسان ان کہانیوں کے کرداروں میں اپنی خصلتیں اور خیالات تلاش کرتا ہے، لیکن کہانیاں باہدف اور اچھی ہونی چاہییں۔[33] اسی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم کے ۱۱۴ سورہ میں سے ۶۴ سوروں میں ۲۰۸ کہانیاں ذکر ہوئی ہیں۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَى وَلَكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ (111:12)

ترجمہ: "بتحقیق ان (رسولوں) کے قصوں میں عقل رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے، یہ (قرآن) گھڑی ہوئی باتیں نہیں بلکہ اس سے پہلے آئے ہوئے کلام کی تصدیق ہے اور ہر چیز کی تفصیل (بتانے والا) ہے اور ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت و رحمت ہے۔"

۵۔ تربیتی فلمیں

آیت اللہ خامنہ ای نے فرمایا کہ جو لوگ اس وقت انقلابی موضوعات اور دفاع مقدس جیسی فلموں کے میدان میں کام کر رہے ہیں، وہ واقعی جہاد کر رہے ہیں۔ انہوں نے فنی آلات کے مناسب استعمال اور کہانیوں کے مضبوط اسکرین پلے کے استعمال کو فلم سازی میں بنیادی ضرورتوں میں شمار کیا اور تاکید کی کہ ملک میں مختصر کہانیوں اور ناولوں کا زمرہ مطلوبہ مقام سے دور ہے اور اس شعبے کو مضبوط کیا جانا چاہیے۔ رہبر آیت اللہ خامنہ ای نے اسلامی انقلاب کی تاریخ، دفاع مقدس، فلسطین اور اسلامی بیداری سے متعلق مسائل کو فلم سازی میں استعمال ہونے والے اہم اور بھرپور موضوعات میں شامل کیا اور فرمایا کہ یہ جو کہا جاتا ہے کہ آرٹ کو سیاست کے ساتھ نہیں ملانا چاہیے، جب کہ ہالی ووڈ سمیت مغربی آرٹ کے ذخیرے مکمل طور پر سیاسی ہیں، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو ایران کی ظالم یہودیوں کے خلاف فلموں کو عالمی فلم فیسٹیول میں شرکت کی اجازت کیوں نہیں ہے؟[34]

اہم نکتہ

نظام تعلیم وتربیت اسلامی کے عناصر جیسے تعلیم وتربیت کے شعبے (تربیت اخلاقی، تربیت سیاسی، تربیت اقتصادی و غیرہ۔۔۔)، عوامل اور موانع، اختصار کی وجہ سے اس تحقیق میں ذکر نہیں ہوئے جس کے مطالعہ کے لیے متعلقہ کتابوں کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

نتیجہ تحقیق

ا۔ استعداد پرور نظام تعلیم وتربیت میں استاد و شاگرد کا رابطہ حفظ اطلاعات اور اشباع حافظے والا نہیں ہے بلکہ فطری صلاحیات کو فعال کرکے کارآمد بنانے والا ہے۔

۲۔ اسلام کی نگاہ میں تعلیم وتربیت در حقیقت ایک شاگرد، سامع اور انسان کو نئی زندگی دینے کے مترادف ہے۔ انبیاء کی اہم خصوصیات میں سے ایک تعلیم کا فروغ ہے۔

جدول ۳: تعلیم وتربیت کے طریقے

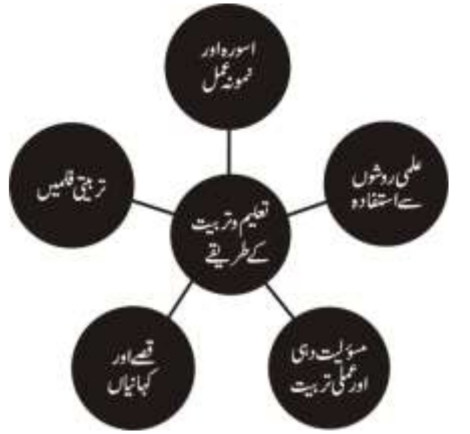

۳۔ انسان کے شخصی، اجتماعی، تعلیمی اور تربیتی امور میں جہاں بھی نظام الٰہی اور توحید کی پیروی نہیں ہے تو یہ ایک طرح کا شرک اور خلاف توحید ہے۔

۴۔ انسان کا کمال اور سعادت اجباری نہیں بلکہ اختیاری اور کسبی ہے جس کے ذریعے انسان صحیح انتخاب، خدائی رہنمائی سے تمسک اور صحیح فکری نشو ونما کے ساتھ کمال کے آخری درجے تک پہنچ سکتا ہے۔

۵۔ اقدار کے اصولوں کو عقل اور فطرت کے ذریعے ثابت اور اس کی تفصیلات کتاب خدا اور سنت کے ذریعے دریافت کی جا سکتی ہیں۔ اقدار در حقیقت خدا، خود انسان اور دیگر مخلوقات کے ساتھ انسانی رابطے کی کیفیت کو بیان کرتی ہیں۔

۶۔ بچے کی صحت اور پاکیزگی کے اعتبار سے ہمیں ایک انسانی مولود کو فطری طور پر پاکیزہ جاننا چاہیے اور ہماری تمام تر کوشش اس کی صحت اور پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے لیے ہونی چاہیے۔

۷۔ سید علی حسینی خامنہ ای تعلیم وتربیت کے اصولوں میں تربیت فطرت محور، معنوی تربیت، استاد تربیت محور، تعلیم تفکر محور، تکریم شاگرد، سیر حس عاطفی شاگرد اور تعلیم قرآن شمار کرتے ہیں۔

۸۔ آیت اللہ سید علی حسینی خامنہ ای کی نظر میں نظام تعلیم وتربیت کے اہداف میں ایمان اور معنویت کی تقویت، انسان عاقل وصاحب خرد کی تربیت، انگیزہ حصول علم اور علمی صلاحیت کو فروغ دینا، استقامت اور پائیداری کے جذبے کی نشو ونما، بصیرت اور فکر کو مضبوط کرنا، خود اعتمادی کو فروغ دینا، امید اور فتح کے جذبے کی تقویت،

باہمی اتحاد اور وحدت کے افکار کی نشو ونما اور ایک انقلابی انسان کی تربیت شامل ہے۔

*****

References

---

1. Dawood Mohammadi, *Tajzia wa Tehlil Sisthamha*, (Tehran, Intasharat Qaqnos, 1389 SH), 7.

داؤد محمدی، تجزیہ وتحلیل سیستم ھا، (تہران، انتشارات ققنوس، 1389)، 7۔

2. Abdul Rahman al-Khalil bn Ahmad al-Farahidi, *Kitab al-Ain*, Vol. 2, (Qom, Nasher Hijrat, 1367 SH), 152.

عبدالرحمٰن الخلیل بن احمد الفراہیدی، کتاب العین، ج2، (قم، نشر ہجرت، 1367)، 152۔

3. Syed Ali Akbar Hussaini, Muhammad Saeed Razi, *Darsnameh Tahleem wa Tarbiyat Islami*, (Qom, Darul-Mubulgheen, 1403 AH), 29.

سید علی اکبر حسینی، محمد صاعد رازی، درسنامہ تعلیم وتربیت اسلامی، (قم، دارالمبلغین، 1403)، 29۔

4. Muhammad Taqi, Jafari, *Sharh wa Tafsir Nahj al-Balaghah*, Vol. 7 (Tehran, Daftar Nasher Frang Islami, 1398 SH), 8281.

محمد تقی، جعفری، شرح وتفسیر نہج البلاغہ، ج7 (تہران، دفتر نشر فرہنگ اسلامی، 1398ش)، 8281۔

5. Ahmad, Ibn Faris, *Muqays al-Lugha*, Vol. 2 (Qom, Dafter Tablighat Islami, 1363 SH), 483.

احمد، ابن فارس، مقاییس اللغہ، ج2 (قم، دفتر تبلیغات اسلامی، 1363)، 483۔

6. Muhammad Taqi, Misbah Yazdi, *Philosopha Tahleem wa Tarbiyat Islami*, Burhan, Madrasah Cultural Institute, 1394), 30.

محمد تقی، مصباح یزدی، فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی، برہان، مؤسسہ فرہنگی مدرسہ، 1394)، 30۔

7. https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=3428

سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار معلمان استان فارس، مورخہ: 12/02/1278۔

8. https://farsi.khamenei.ir/newspart-index?id=39542&nt=2&year=1397&tid=1879

سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دانشگاہ فرہنگیان، مورخہ: 19/02/1397۔

9. https://farsi.khamenei.ir/newspart-index?id=26418&nt=2&year=1389&tid=5309

سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار جمعی از اساتید وفضلا وطلاب نخبہ حوزہ علمیہ قم، مورخہ: 02/08/1389۔

10. Syed Ali Akbar Hussaini, Muhammad Saeed Razi, *Darsnameh Tahleem wa Tarbiyat Islami*, 69.

سید علی اکبر حسینی، محمد صاعد رازی، درسنامہ تعلیم وتربیت اسلامی، 69۔

11. Syed Ahmed Rahnmai, *Daramdi Bar Philosopha Islami* (Qum, Mowsahat Amoshi wa pasroashi Imam Khomeini, 1388 SH), 77.

سید احمد رهنمايي، درآمدی بر فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی (قم، موسسہ آموزشی وپژوهشی امام خمینی، 1388)، 77۔

12. Syed Ali Akbar Hussaini, Muhammad Saeed Razi, *Darsnameh Tahleem wa Tarbiyat Islami*, 165.

سید علی اکبر حسینی، محمد صاعد رازی، درسنامہ تعلیم وتربیت اسلامی، 165۔

13. Ibid, 282.

ایضاً، 282۔

14.https://farsi.khamenei.ir/news-content?id=40693

سید علی حسینی خامنہ ای، ابلاغیہ، الگوی اسلامی ایرانی پیشرفت، مورخہ 22/07/1397۔

15.https://farsi.khamenei.ir/newspart-index?id=21471&nt=2&year=1391&tid=1188

سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در چہارمین نشست اندیشہ ہای راہبردی، مورخہ: 23/08/1391۔

16. Syed Ali Akbar Hussaini, Muhammad Saeed Razi, *Darsnameh Tahleem wa Tarbiyat Islami*, 135.

سید علی اکبر حسینی، محمد صاعد رازی، درسنامہ تعلیم وتربیت اسلامی، 135۔

17. Misbah Yazdi, *Philosopha Tahleem wa Tarbiyat Islami*, 164.

مصباح یزدی، فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی، 164۔

18.https://farsi.khamenei.ir/news-content?id=40693

سید علی حسینی خامنہ ای، ابلاغیہ، الگوی اسلامی ایرانی پیشرفت، مورخہ 22/07/1397۔

19. Misbah Yazdi, *Philosopha Tahleem wa Tarbiyat Islami*, 191.

مصباح یزدی، فلسفہ تعلیم وتربیت اسلامی، 191۔

20.https://farsi.khamenei.ir/news-content?id=40693

سید علی حسینی خامنہ ای، ابلاغیہ، الگوی اسلامی ایرانی پیشرفت، مورخہ 22/07/1397۔

21. Hassan Maleki, *Daramadi bar Nazeria Tahleem wa Tarbiyat Bayanat Hazrat Ayatollah al-Uzmi Khamenei (Mudazallah al-Ali)*, No. 272 (Tehran, Antarhatat Inqabali-e-Islami, 1403 AH), 199.

حسن ملکی، درآمدی بر نظریہ تعلیم وتربیت در بیانات حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای (مدظلہ العالی)، ش 272 (تہران، انتشارات انقلاب اسلامی، 1403)، 199۔

22. https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=32860

سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار اعضای انجمن ہای اسلامی دانش آموزان، مورخہ 01/02/1395۔

23.https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=3380

سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار معلمان، مورخہ 12/02/1386۔

24. https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=26342
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار معلمان وفرہنگیان سراسر کشور، مورخہ 17/02/1393۔
25.https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=3428
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار معلمان فارس، مورخہ 12/02/1387۔
26.https://farsi.khamenei.ir/newspart-index?id=3086&nt=2&year=1380&tid=1262
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار جمعی از حافظان و قاریان قرآن، مورخہ 28/06/1380۔
27.https://farsi.khamenei.ir/news-content?id=40693
سید علی حسینی خامنہ ای، ابلاغیہ، الگوی اسلامی ایرانی پیشرفت، مورخہ 22/07/1397۔
28.https://farsi.khamenei.ir/newspart-index?id=3130&nt=2&year=1381&tid=1604
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار مسؤلان آموزش وپرورش ، مورخہ 26/04/1381۔
29.https://farsi.khamenei.ir/speech?nt=1&year=1389
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات در دیدار با گروہ اساتید مورخہ 1389۔
30. Hassan Maleki, *Daramadi bar Nazeria Tahleem wa Tarbiyat Bayanat Hazrat Ayatollah al-Uzmi Khamenei (Mudazallah al-Ali)*, 183.
حسن ملکی، درآمدی بر نظریہ تعلیم وتربیت در بیانات حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای (مدظلہ العالی)، 183۔
31.https://farsi.khamenei.ir/others-report?id=27137
سید علی حسینی خامنہ ای، توصیہ بہ جوانان، مورخہ 12/05/1393۔
32.https://farsi.khamenei.ir/speech?nt=2&year=1395
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات مورخہ 03/09/1395۔
33. https://farsi.khamenei.ir/speech-content?id=3932
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات مورخہ 23/02/1377۔
34.https://farsi.khamenei.ir/speech?nt=13&year=1391
سید علی حسینی خامنہ ای، بیانات مورخہ 01/12/1391۔